مسجدیں تعلیم وتربیت گاہ ہیں:

مسلمانوں کی زندگی سے مساجد کا بڑا گہرا تعلق ہے، اسی کے منبر ومحراب سے دعوت دین اور ایمان وعمل صالح کی تعلیم دی جاتی ہے، مسلمانوں کی تاریخ میں مساجد کا دائرہ اس قدر وسیع ہوا کہ اسے ایک تعلیم وتربیت گاہ کا درجہ حاصل ہوا، جہاں سماج کا ہر فرد، چھوٹا بڑا ، مرد وعورت لونڈی وغلام اس کی پاکیزہ خوشبو سے مستفید ہوتا ہے، ہر دور میں مسجدیں علوم نبویہ کے طالبعلموں، علماء، فقہاء، محدثین ومبلغین اسلام کا مرکز رہی ہیں، جہاں علمی حلقات اور بڑی بڑی درسگاہیں قائم ہوتی تھیں، تعلیم وتعلّم، دروس ومحاضرات اور اصلاح وتربیت کا اہتمام کیا جاتا تھا، جہاں عقیدہ، احکام، تفسیر، حدیث، فقہ، نحوصرف ، معانی وبلاغت اور جملہ اسلامی علوم پڑھائے جاتے تھے، اس تعلیم وتربیت گاہ سے بڑے بڑے علماء وفضلا، محدثین وفقہاء پیدا ہوئے، وہیں عوام الناس کی ایک بڑی تعداد بھی ایسی علمی مجلسوں سے سیراب ہوتی رہی ہے، یہ مسجدیں ایک طرف عبادت وبندگی کے لئے پاکیزہ جگہ ہے تو دوسری طرف علم وادب سیکھنے کا مدرسہ بھی، قابل قدر ہیں وہ ٹرسٹیان وارا کین اور ائمہ مساجد جو آج بھی اس دینی مشن کو زندہ کئے ہوئے ہیں، الحمدللہ! آج بھی یہاں پر قائم ہونے والے ہفتہ واری، ماہانہ دروس ومحاضرات اور علمی مجلسوں کا فائدہ بہت زیادہ ہے، روزآنہ مصلیوں کی بڑی تعداد مستفید ہوتی ہے، یہاں سے حاصل کیا گیا علم گہرا اور دیرپا ہوتا ہے، لوگوں کے لئے تفہیم دین کا بہترین ذریعہ ہے، مسجدیں ہی افتاء وتحقیق، کا مرکز ہوا کرتی تھیں جہاں لوگ اپنے پیش آمدہ مسائل میں بآسانی رجوع کرتے تھے، بعض صوبوں اور ملکوں میں اسلام کی اشاعت کا بنیادی ذریعہ مسجدیں ہی ہیں، دور سلف میں مسجدیں صرف نماز کی اقامت کے لئے نہیں ہوتی تھیں، بلکہ یہاں پر آنے والے مختلف ممالک کے وفود سے ملاقات کی جاتی اور انہیں یہیں ٹھہرایا جاتا، ذکر واذکار اور علم کی مجلسیں قائم ہوتیں، یہیں سے دعاۃ، قضاۃ اور اسلامی لشکر کو ان کے مشن پر بھیجا جاتا حتی کہ بعض قیدیوں کو مسجد ہی میں ٹھہرایا گیا، سماج ومعاشرہ کی انفرادی واجتماعی ضرورتوں کی تکمیل، مسائل ومشکلات اور مختلف طرح کے معاملات کا تصفیہ کیا جاتا، ایک صالح معاشرہ کی تشکیل اور ایمانی وروحانی تربیت کا ذریعہ مسجد ہے، یہ علم وعبادت کی دانشگاہ ہے جہاں ہر طرح کے لوگ سیراب ہوتے ہیں، عبادوزہاد کو اطمنانِ قلب حاصل ہوتا ہے، بندگی کے حقیقی جذبے کو تسکین ملتی ہے، جہاں جسمانی، روحانی، عقلی نشو ونما کا سامان میسر ہوتا ہے، اللہ تعالی سے لو لگانے، آہ وزاری کرنے، توبہ واستغفار، مراقبہ ومجاہدہ کا بھی مرکز ہے، جو صدق وصفا اور تطہیر وتزکیہ نفس کا ذریعہ ہے، جہاں پانچ وقت حاضری دینے والا اپنے آپ کو ان صفات حمیدہ سے مزین کرتا اور انسانیت کا درس پڑھ کر سماج کا بہترین انسان بنتا ہے، دنیا کے علائق وشہوات، شیطان کے ہتھکنڈے سے محفوظ رہتا، بغاوت وسرکشی، حرام کاری وبدکاری، قتل وغارت گری، اور اللہ کی نافرمانی کے ہر کام سے اپنے آپ کو بچاتا ہے، ایک مسلمان کا تعلق اللہ کے گھر سے کٹ جائے تو ایسا شخص اغوائے شیطانی سے محفوظ نہیں رہ سکتا، وہ انسان نما حیوان بن جاتا ہے، جو اپنی مقصد حیات سے غافل بھٹکتا پھرتا ہے، اور اس کی رہبری کا کوئی ذریعہ میسر نہیں ہوتا، مگر افسوس کہ مسلمانوں کا تعلق مسجدوں سے کمزور ہوتا چلا جارہا ہے، جس کا اثر آدمی کے دین پر پڑ رہا ہے کہ لوگ آہستہ آہستہ دین واخلاق کی بنیادی تعلیم وتربیت سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں، کتنے مسلم خاندان ہیں کہ مسجدوں سے دوری کے نتیجے میں کلمۂ توحید اور اس کے معنی تک سے ناواقف ہیں، بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے والے اپنے دین سے اس قدر دور ہیں کہ بنیادی حقوق وفرائض تک کا علم نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے مسجدوں میں تعلیم وتربیت کے لئے آنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح سویرے اس لئے مسجد آتا ہے کہ کسی بھلائی کا علم حاصل کرے یا لوگوں کو بھلی بات سکھائے تو اس کے لئے مکمل عمرہ کرنے والے کا ثواب ہے، اور اسی طرح شام کو آتا ہے تو اس کے لئے مکمل حج کا ثواب ہے،، (صحیح الترغیب والترھیب: رقم: ۸۶، حسن صحیح)۔ ایک اور روایت میں ہے: سیدنا ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' جو شخص میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں آتا ہے، اور اس کے آنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی بھلائی اور اجر وثواب کا عمل سیکھے یا سکھائے تو ایسا شخص مجاہد فی سبیل اللہ کے درجے میں ہے''۔ (التعلیقات الحسان للالبانی رقم: ۸۷، حسن)

حصول علم کا بہترین ذریعہ کتابیں اور باصلاحیت علماء کرام کی صحبت ہے، اس لئے مساجد میں دینی کتابوں کی لائبریری قائم کی جانی چاہیے، اس کا ایک نظام ہو جس سے لوگ بآسانی استفادہ کرسکیں، مورخین نے مصر، شام، بغداد، اور حجاز کی بہت سی مسجدوں کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ یہاں کے علمی نشاطات اور دینی ودعوتی سرگرمیوں کے استحکام کے لئے عوامی اور حکومتی سطح پر دینی کتابوں کا مکتبہ قائم کیا جاتا، خلفاء وامراء اس کے لئے کتابیں خرید کر وقف کرنے کو فخر سمجھتے، تجار، اغنیاء اور مالداروں کی علم دوستی مشہور ہوتی تھی، بڑے بڑے علماء مسجدوں کے جوار میں سکونت اختیار کرتے تاکہ یہاں کی کتابوں سے فائدہ اٹھاسکیں، حصول علم کے باب میں مسجدیں ہی مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہوا کرتی تھی، جہاں علوم ومعارف کے دریا بہائے جاتے تھے، دورصحابہ تابعین ومحدثین اور سلف کے ادوار میں علم کی بڑی بڑی مسندیں مسجدوں میں قائم ہوتی تھی، امام مالک رحمہ اللہ مسجد نبوی میں پوری زندگی حدیث کا درس دیتے رہے، قریب کے ادوار میں فضیلۃ الشیخ محمد الامین الشنقیطی رحمہ اللہ نے اپنی مایہ ناز تفسیر ,,أضواء البیان،، کا مسجد نبوی میں دو مرتبہ درس مکمل کیا اور جب آپ کا انتقال ہوا تیسری بارختم کے قریب تھے، شیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ طویل عرصہ سے ہر روز صلاۃ مغرب کے بعد تفسیر قرآن کا درس دیتے ہیں، اور کئی بار آپ کی تفسیر مکمل ہوچکی ہے، ایسے ہی شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد حفظہ اللہ، شیخ عطیہ محمد سالم رحمہ اللہ خاص خاص سورتوں کا درس دیتے رہے، شیخ صالح بن عبداللہ العبود حفظہ اللہ، شیخ علی بن ناصر فقیہی ''تفسیر سعدی،، کے درس کا اہتمام پابندی سے کرتے رہے ہیں، مسجد نبوی اور حرم مکی کے حلقاتِ دروس آج بھی شاہد ہیں کہ ہر دور میں علماء نے محاضرات اور دروس کا اہتمام کیا ہے، اس وقت بھی شیخ ابوبکر جابر الجزائری، شیخ عمر بن حسن فلاتہ، شیخ محمد بن ناصر السحیبانی، شیخ عبدالمحسن بن حمد العباد البدر حفظھم اللہ جیسے بہت سے کبار علماء کرام مسجد نبوی میں ''صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداوٗد، سنن النسائی، سنن الترمذی، اللؤلؤ والمرجان، ریاض الصالحین، بلوغ المرام، سبل السلام ، نیل الاوطار، جامع العلوم والحکم، الاربعین للنووی جیسی کتابوں کا درس دیتے اور عام فہم انداز میں احادیث کی شرح ومعانی کو بیان کرتے ہیں، لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہیں، جس سے علماء، طلباء اور عوام کی بڑی تعداد مستفید ہوتی ہے، اور عقیدہ صحیحہ کے دروس کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، العقیدۃ الطحاویۃ، عقیدہ واسطیہ، الاصول الثلاثۃ ، القواعد المثلی فی صفات اللہ واسماءہ الحسنی،، کتاب التوحید، فتح المجید، الایمان لابن مندہ، عقیدۃ السلف للصابونی، معارج القبول للحکمی جیسی بہت سی مستند ومشہور کتابوں کے دروس کی پابندی کی جاتی ہے، ماہ رمضان اور حج کے موسم میں مستقل دروس اور علمی مجلسیں علیحدہ زبانوں میں قائم کی جاتی ہیں، حقیقت میں مسجدوں کی رونق اسی سے ہے، اور یہ سب مسجد کی تعمیر کے مقاصد کا ایک بنیادی حصہ ہے جسے ہر ممکن طریقے پر قائم رکھنا چاہیے۔

مسجدیں اجتماعیت اور افراد کے جوڑنے کا بہترین ذریعہ ہے:

یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ: کسی بھی جگہ کتاب وسنت کے ماننے والے اس وقت تک بکھرے ہوئے ہوتے ہیں جب تک کہ وہاں کوئی مسجد قائم نہیں ہوتی، تجربہ شاہد ہے کہ ایسے علاقے جہاں خال خال ہی افراد نظر آتے ہیں وہاں تعمیر مسجد کے بعد اس طرح سے افراد جڑتے چلے جاتے ہیں کہ مہینوں اور سالوں میں مسجد تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگتی ہے، اللہ تعالی نے مسجدوں میں وہ مقناطیسی صلاحیت رکھی ہے کہ ایمان ویقین کی دولت سے مالا مال، اللہ کے بندے اس کی طرف کھنچتے چلے جاتے ہیں، بار بار ملنے جلنے اور ایک ہی مقصد کے تحت اللہ کے گھر میں حاضر ہونے سے اخوت و بھائی چارگی اور محبت وہمدردی پیدا ہوتی ہے، اور اس طرح سلام وکلام، خیر خیریت، افشاء سلام، عیادۃ مریض، حالات سے آگاہی، مجبور کی اعانت، نصیحت وخیر خواہی، کا موقع ملتا ہے، ورنہ بد اخلاقی اس قدر عام ہوتی چلی جارہی ہے کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی سے سلام کرنا پسند نہیں کرتا، پڑوس میں کسی کا انتقال ہوجاتا ہے لوگو کے پاس جنازہ میں شریک ہونے کے لئے وقت نہیں ہے، اخلاقی قدریں مٹتی چلی جارہی ہیں، ایک دور تھا جب ایک مصلی چند دن مسجد نہیں آتا تو لوگ اس کے گھر حالت دریافت کرنے پہونچ جاتے کہ فلاں شخص بیمار ہے یا کسی مصیبت میں تو نہیں، آپس کی میل ملاقات سے علاقائی جہتیں اور حالات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے، اس مصروف ترین دور میں کسی کی خبر گیری کی کسے فرصت ہے، مگر بعض دفعہ پڑوسی سے ملاقات اور ملنے جلنے والوں سے شناسائی کا ذریعہ مسجد بنتی ہے، رات اور دن میں پانچ بار مسجدوں کی حاضری اخوت ومحبت، بھائی چارگی ومساوات کا درس دیتی ہے، اجتماعیت کی ایک اہم بنیاد ہے، اسلامی معاشرہ کی شناخت اور پہچان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کی خاطر مدینہ میں سب سے پہلے مسجد قائم کیا، اور اس کے سائے میں افراد کے دلوں کو جوڑا، مگر یہ بڑی افسوس ناک صورت حال ہے کہ آج کتنے علاقے ایسے ہیں جہاں عالمی شہرت یافتہ داعی ومبلغ قیام پذیر ہیں عالی شان بنگلہ نما دعوۃ سینٹر کی عمارتیں تو کھڑی کردی گئیں مگر مسجد بنانے کا اہتمام نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے ان کی دعوتی کوششوں کے نتیجے میں جو افراد کھڑے ہوئے وہ ان کے دعوہ سینٹروں ہی تک محدود ہوکر رہ گئے، مسلکی وجماعتی حیثیت سے جو مضبوط تعلق اور اجتماعیت قائم ہونی چاہیے تھی نہیں ہوسکی اور پھر آہستہ آہستہ لوگ بکھر گئے، اگر مسجدوں

Smile Print, Chembur 9819889864

سے لوگوں کو جوڑا جاتا تو اجتماعیت کی کڑیاں اتنی مضبوط ہوتیں کی شخصی ناراضگی اثر انداز نہیں ہونے پاتی،، ۔

ہماری مسجدیں اور غیر مسلموں کے تأثرات:

فضیلۃ الشیخ محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں ''مسلم معاشرے میں مساجد کا یہ ارفع واعلی کردار مسلمانوں کے لئے تو نعمت عظمی ہے ہی، لیکن غیر مسلم بھی مسجد کے اس روح پرور کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے، جیسے: پروفیسر نبیل ہیوٹ کا شمار امریکی دانشوروں میں ہوتا ہے، ان کے ایمان لانے کا سبب اسلامی تعلیمات کا مطالعہ بنا وہاں مسجد کا باوقار، سادہ اور روح پرور ماحول بھی اس کا باعث بنا، کلیساؤں میں نقش ونگار، مورتیاں، تصویروں کے سوا کچھ نہ ملے گا، مگر مسجد کی پوری فضا اور اس کی تمام چیزیں روحانیت کی جانب انسان کی رہنمائی کرتی ہیں، مسلمانوں کے رکوع وسجود کا منظر اس قدر جاذبِ قلب ونظر ہوتا ہے کہ کوئی بھی انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، ایسے ہی پولینڈ کے یہودی گھرانے کا قانون دان ''لیو پولڈ ویس،،، اٹلی کی مشہور فلم اسٹار ''مارشیلا انجلو،، ہمارے ملک کی مرکزی قانون ساز اسمبلی کے رکن ''کنہیا لال گابا،،، امریکی نو مسلم ''سلیمان شاہد،،، جیسے بہت سے لوگوں کے قبول اسلام کا ذریعہ مسجدیں اور وہاں کی سادگی رہی ہے، مسجدوں کا پاکیزہ ماحول، عبادت کا مسحور کن نظم وضبط، سیاہ وسفید چینی، افریقی، امریکی وجاپانی لوگوں کا بھائیوں کی طرح ایک ہی جگہ بیٹھنا، ایک ہی رب کے سامنے جھکنا، عجیب وغریب منظر پیش کرتا ہے، مسجد مسلمانوں کی باہمی اخوت ومحبت، احترام انسانیت اور مساوات کا پیغام دیتی ہے، نو مسلمہ کا تاثر یہ تھا کہ: یہاں آنے والوں کی نگاہیں پاک باز ہوتی ہیں، وہ ہر عورت کو اپنی بہن بیٹی کی طرح سمجھتے ہیں، یوں ایک مسجد کے ایمان افروز منظر کا مشاہدہ کرنے والی فلم اسٹار مارشیلا سے فاطمہ بن جاتی ہے، یہ مساجد اور یہاں کے مصلیوں کے تئیں چند غیر مسلموں کے تاثرات ہیں، جو ہمارے لئے اپنے دامن میں پیغام عبرت ونصیحت سمیٹے ہوئے ہیں، (مساجد کا بیان: ۱۶ تا ۲۰) اللہ تعالی ہم سب کو مساجد کے وسیع مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے،

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۸۲/۸۱، کوٹ والا ہاوس، ڈاکٹر ماسکر انہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاوں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in